آغا خان بورڈ کی نقب زنی

تحریر:۔ جناب میاں عبدالکریم، فیصل آباد

دنیا کے کسی بھی مہذب معاشرے میں تعلیم کی اہمیت وافادیت مسلمہ ہے۔ دنیا میں جتنی بھی ترقی یافتہ قومیں ہیں ان کی ترقی کا راز صحت، تعلیم اور معیار تعلیم میں مضر ہے۔ اسلامی معاشرے میں تعلیم کی اہمیت اور مقام کا اندازہ "قرآن وحدیث" میں علم حاصل کرنے کے بارے میں احکامات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ دنیا میں ترقی یافتہ اقوام کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو ان کی ترقی کا راز معیاری تعلیم میں پوشیدہ نظر آتا ہے۔

امریکہ، برطانیہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کا انحصار اعلیٰ تعلیم پر ہے۔ اور ان ممالک نے اپنے معیار تعلیم کو بدستور نہ صرف برقرار رکھا ہوا ہے۔ بلکہ اس میں مزید ارتقائی عمل جاری ہے اور وہ اپنے معیار تعلیم اور نظام تعلیم پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرتے۔ باہنر افراد معیاری نظام تعلیم کی بدولت منظر عام پر آتے ہیں۔ معیاری نظام تعلیم ہر شعبے کے لئے باکمال افراد کی ایک کھیپ تیار کرتا ہے۔ وہ سیاست کا میدان ہو، سائنس وٹیکنالوجی کا شعبہ ہو، معاشیات واقتصادیات کا شعبہ ہو یا پھر فنون لطیفہ کا شعبہ ہو غرض کہ ہر شعبے کے لئے معیاری، ہنرمند اور باکمال افراد اچھے نصاب تعلیم اور نظام تعلیم کی بدولت پیدا ہوتے ہیں۔ معیاری نصاب تعلیم عملی زندگی میں ہنرمندی، تحقیقی صلاحیتیں اور ارتقائی ذوق پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاقی وانسانی اقدار، مذہبی تشخص وفکر آخرت وعنداللہ جوابدی اور اپنے تہذیب وتمدن کا شعور پیدا کرتا ہے۔ معیاری نصاب تعلیم کوئی مابعدالطبعیاتی نزول نہیں یا غیب سے وارد شدہ کوئی چیز نہیں بلکہ یہ ایک قوم کے ضمیر کی گہرائیوں سے اٹھتا ہے۔ جس میں آثار ماضی، تمکنت حال اور شعور مستقبل کی آمیزش ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں نصاب تعلیم کی اہمیت جسم میں "دل" کی مانند ہے۔ خیالات واحساسات کا تعلق دل ودماغ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر کسی انسان کو بدلنا مقصود ہو تو اس کے ظاہری جسم کی ساخت کو تبدیل نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے خیالات کو بدل دیا جاتا ہے۔ جب اس کے خیالات بدل جاتے ہیں تو پھر اس کے اعضائے عمل اسی قسم کی حرکات وسکنات کرتے ہیں جس قسم کے خیالات ہوتے ہیں۔ طاقت کے ذریعے کوئی قوم کسی دوسری قوم کو ظاہری طور پر مرعوب نہیں کر سکتی۔ آپ ایک انسان کو قیدی بنا سکتے ہیں لیکن جبر وتشدد کے ذریعے اس کے خیالات میں تغیر پیدا نہیں کر سکتے۔

پاکستانی مسلمان اپنا مذہبی، تاریخی اور نظریاتی تشخص رکھتے ہیں۔ عالم اسلام کے کسی بھی ملک پر آفت یا زوال کی صورت میں فطری اضطراب کی وجہ سے اپنا کردار ادا کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے عالم اسلام کو پاکستانی مسلمانوں سے امیدیں وابستہ ہیں۔ پاکستانی مسلمان نظریہ ملت اسلامیہ سے پوری طرح آگاہ ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ نظریات کے سامنے جغرافیائی دوروں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ کلمہ گو خواہ امریکہ میں ہوں یا بھارت میں ہو وہ ہمارا بھائی ہے۔ اور دشمن اسلام اگر پاکستان میں ہو تو وہ ہمارا دشمن ہے۔ وطنیت کی بنیاد پر نظریاتی ہم آہنگی ممکن نہیں ہوتی۔ لیکن مذہب کی بنیاد پر وطنیت تعمیر ہوتی ہے۔ پاکستان ہمارا وطن ہے۔ اور اس کی محبت ہمارا جز و ایمان ہے۔ اور جو شخص تنظیم یا ادارہ پاکستان کے استحکام کے منافی کام کرے گا اسے اس سرزمین پر برداشت نہیں کیا جائے گا قوت یا جارحیت کے ذریعے پاکستانی مسلمانوں کو مغلوب کرنا اگر مشکل نہیں تو اتنا آسان بھی نہیں۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ اس کی ایک مثال ہے۔ امریکہ " گلوبلائزشین "اور" ورلڈ آرڈر" کے جو خواب دیکھ رہا ہے۔ ایشیاء میں واحد مسلم ایٹمی و عسکری قوت پاکستان اس کی راہ میں ممکنہ رکاوٹ ہے۔ امریکہ اور اس کے حواریوں نے ابھی کھل کر پاکستان کے خلاف دشمنی کا اعلان نہیں کیا۔ دشمن اگر دوستی کا روپ دھار کر آجائے تو وہ دشمنی سے زیادہ خوفناک اور بھیانک ہوتا ہے۔ امریکہ، یہود ہنود و نصاریٰ اور دیگر جملہ دشمنان اسلام کو معلوم ہے۔ کہ اسلامی غیرت وحمیت کے امین پاکستانی مسلمانوں میں " جذبہ جہاد" دب نہیں سکتا اور یہاں کی مجاہد تنظیمیں عوام الناس کے ذہنوں میں تحریر و تقریر اور کردار کے ذریعے اسلام دوستی و دشمنی کے معیار کو تازہ رکھتے ہیں۔ اور دیگر اسلامی ممالک مثلاً افغانستان و دیگر اسلامی ممالک میں اسلام دشمن سازشوں کی سرکوبیاں اور کشمیر کی عملی طور پر "سپورٹ " کرتے ہیں۔ اس مزاحمت کو کچلنے کا عملی کام فوج کے ذریعے وانا میں مجائدین کے خلاف آپریشن کروا کر لیا جا رہا ہے۔ چونکہ ساری قوم کو براہ راست نشانہ نہیں بنایا جاسکتا۔ اس لئے ابھی سازشوں سے کام چلایا جا رہا ہے تا کہ جو ذہنی طور پر مکمل مسلمان بن چکے ہیں ان کو دہشت گردی کے زمرے میں لا کر شہید کیا یا کروایا جا رہا ہے۔ اس نسل کو اس طریقے سے ختم کیا جا رہا ہے اور جو نئی نسل ہے اس کی بیخ کنی کے لئے ایک اور طرح کا طریقہ کار اختیار کیا جا رہا ہے۔ اس کام کے لئے دینی مدارس کو تقریباً ختم، کالج اور یونیورسٹیوں کے نصاب کو یکسر تبدیل کر کے مسلم ذہنیت اور اقدار کا خاتمہ کرنے کے منصوبے شروع کئے جا چکے ہیں۔ ماضی میں انگریز سامراج نے بھارت میں

اپنی حکومت لانے کے لئے نظام تعلیم میں جہاد و فلسفہ کو ختم کرنے کے لئے زبردست تبدیلیاں کیں۔ اور اس ضمن میں "مرزا غلام احمد قادیانی" کو مامور کیا تھا۔ جس کا اعتراف اس نے خود بھی اپنی کتاب "ستارہ قیصریہ" میں کیا ہے۔ کیونکہ انگریز سامراج نے حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی۔ اس لئے اس کو خطرہ تھا۔ تو وہ مسلمانوں سے ہی تھا۔ ہندوؤں ایک ہزار برس تک مسلمانوں کے غلام رہے۔ ہندوؤں کو اسی موقع کی تلاش تھی۔ اس وقت چونکہ ہمارا موضوع نصاب تعلیم سے متعلق ہے اس لئے ہم گفتگو کے دھارے کو اس طرف ہی موڑتے ہیں۔ امریکہ نے "آغا خان یونیورسٹی" کے ذریعے "آغا خان بورڈ" کے قیام کا فتنہ اٹھایا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک سازش ہے۔ جو پاکستان کے استحکام کے لئے خطرہ ہے۔ امریکہ نے اس مقصد کے لئے ابتدائی طور پر "450 لاکھ ڈالر" دیئے ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ امریکہ مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے وجود کو صفۂ ہستی سے مٹانے پر تلا ہوا ہے۔ ایسے دشمن سے فلاح و بہبود کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ آخر امریکہ کے دل میں پاکستانی نظام تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے رحم کا جذبہ کیونکر ابھرا؟ حالانکہ پاکستان کے لئے امریکہ کا تعصب اور حسد حد سے بڑھا ہوا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔

"آغا خان بورڈ" کے قیام سے پاکستان کے تعلیمی نظام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ پاکستان کے طلباء و طالبات کو روشن خیالی اور ترقی کے نام پر گمراہ کیا جائے گا۔ اس نظام تعلیم کے تحت تعلیم حاصل کرنے والی نسل صرف نام کی مسلمان رہ جائے گی۔ وہ یورپ خاص طور پر امریکہ کی وفاداری کا بھرم بھرے گی۔ اخلاقی اقدار سے کوسوں دور چلی جائے گی۔ نظریہ پاکستان و جذبہ جہاد اور اسلامی نظریات ان کے ذہنوں سے مفقود ہو جائیں گے۔ یہ نسل ایسی ہو گی کہ خود اپنے خنجر سے آپ خودکشی کرے گی۔ اور یہود و ہنود و نصاریٰ کو ان پر جارحیت کر کے ہلاک کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ اور وہ ان کی ہلاکت کا منظر دور سے بیٹھے دیکھ کر اپنے سینے ٹھنڈے کریں گے۔ ان دنوں ہر طرف سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف دائرہ تنگ کیا جارہا ہے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمان خود ایک دوسرے کے تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ اور انہیں حالات کی نزاکت کا احساس تک نہیں۔ عراق وافغانستان اور شمالی علاقہ جات کے معصوم اور سادہ لوگوں کو طاقت اور سینہ زوری کے سبب دہشت گرد ثابت کر کے تباہ کر دیا گیا اور صدر پرویز مشرف اس حقیقت کو جانتے ہوئے کہ یہ سراسر الزام اور اسلام دشمنی ہے۔ عالمی دہشت

بڑا فخر محسوس کرر ہے ہیں۔ یہ تباہی کا ایک پہلو ہے دوسرا پہلو اسلامی نظریات کو فرسودہ اور بیک ورڈ کہنا ہے۔ دنیا بھر کے یہود و ہنود و نصاریٰ اس وقت پروپیگنڈہ کرر ہے ہیں کہ اسلام کے نظریات فرسودہ اور چودہ سو سال پرانے ہیں اب دنیا بدل گئی ہے۔ اس دام فریب میں پرویز مشرف کتنی آسانی سے آ گئے ہیں۔ وہ قوم کو مژدۂ جاں فزا سنا رہے ہیں کہ اسلام کے جذبہ جہاد و دیگر قوانین میں کچھ تبدیلیاں لانا ضروری ہے ان دنوں وہ بڑی شد و مد کے ساتھ روشن خیالی کا گیت "الاپ" رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ان کے ارشادات ملاحظہ ہوں کہ مسلم عورتوں کو روشن خیال ہونا چاہیے تا کہ وہ یورپ کی عورتوں کی طرح ترقی یافتہ ہو سکیں اس لئے انہیں پردے سے باہر آنا چاہیے کیونکہ پردہ ایک فرسودہ چیز ہے اور بے پردہ ہونا روشن خیالی ہے۔ جب ان سے اسلامی احکامات کے تحت چوری کے جرم میں مجرم کا ہاتھ کاٹنے کے لئے کہا جائے تو ان کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمائیں کہ کیا میں ساری قوم کو "ٹنڈا" کر دوں، مشرف صاحب شاید جلدی میں یہ جملہ ارشاد فرما گئے ہیں ان کی نظر میں گویا ساری قوم کرپٹ ہے۔ اس لئے انہوں نے پوری قوم کے لئے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ جاؤ میں نے تمہیں ٹنڈا کرنے سے نجات دی۔ اس ضمن میں خود ان کا شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے لفظ "قوم" استعمال کیا ہے۔ قانون کی رو سے وہ پہلے پاکستانی ہیں۔ لہذا یہ ان کی روشن خیالی کی گفتگو کا ایک عملی مظاہرہ ہے۔ پرویز مشرف کی ان روشن خیالیوں سے اسلام کے فلسفہ جہاد اور مجاہد کو جو نقصان پہنچا وہ اپنی جگہ اب تو عام مسلمان جو صرف نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور سود سے پاک نظام کی بات کرتے ہیں۔ پرویز مشرف اور ان کے دست راست شیخ رشید احمد انہیں انتہا پسندوں کے نام سے نوازتے ہیں اگر پرویز مشرف روشن خیالی کی طرف قوم کو لا رہے ہیں۔ اور شدت کے ساتھ کوشش کرر ہے ہیں یہ بھی ایک قسم کی انتہا پسندی ہے۔ روشن خیالی کا مطلب یہ کہ جس سچی بات پر آپ اڑے ہوئے ہیں۔ کفار کی خوشنودی کے لئے اس میں تھوڑی سی لچک پیدا کریں اور مفاہمت کا کوئی راستہ نکالیں یعنی اگر آپ دو جمع دو چار پر اڑے ہوئے ہیں تو ایک جاہل طاقت ور آدمی سے بچنے کیلئے دو جمع دو پانچ کہہ دیں۔ یہ روشن خیالی، خیر مجاہدین اور علماء و عام مسلمانوں کو جو اذیت پہنچی وہ ایک طرف ہے اب اس قوم کے ننھے منے بے ضرر پھولوں کی باری ہے۔ " آغا خان ایجوکیشن سروس" پاکستان ہمارے معصوم طلباء و طالبات کو روشن خیالی اور ترقی یافتہ دیکھنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے دیرینہ دوست و بہی خواہ ہیں اگر کسی نے شیطان کو عملی طور پر کام کرتے ہوئے دیکھنے کی خواہش کی ہو تو آیئے ہم آپ کو آغا خان ایجوکیشن سروس کے زیر اہتمام ایک سروے جسے " گلوب فنڈ" کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے ایک سوالنامے کے کچھ

حصے ملاحظہ کرواتے ہیں:

☆ آپ خود کو ایڈز سے متاثر ہونے سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟

(۱) محدود جنسی تعلقات رکھنے سے (۲) کمرشل جنسی ورکرسے گریز

(۳) حکیمی جڑی بوٹیوں اور دواؤں کے استعمال سے

☆ کیا آپ نے کبھی جنسی تعلقات استوار رکھے؟

(۱) ہاں (۲) نہیں

☆ اگر ہاں تو پہلی بار جنسی تعلقات استوار کرتے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

(۱) 13 سال سے کم (۲) 10 سال کی عمر میں

(۳) 14 سال کی عمر میں (۴) 17 سال کی عمر میں

☆ جو آپ درست سمجھتے ہیں ان پر صحیح کا نشان لگائیں؟

(۱) میں اپنے اقدار اور عقیدوں کی وجہ سے پریشان ہوں۔

(۲) میں نے کبھی بھی کسی سے جنسی تعلقات نہیں رکھے۔

(۳) میرے گرل فرینڈ / بوائے فرینڈ کے ساتھ جنسی تعلقات ہیں۔

☆ آپ کتنی بار نشہ کرتے ہیں؟

(۱) روزانہ (۲) ہفتے میں ایک بار (۳) مہینے میں ایک بار

☆ کیا آپ شراب پیتے ہیں؟

(۱) ہاں میں پیتا / پیتی ہوں۔ (۲) کبھی کبھار پیتا / پیتی ہوں۔

☆ کیا آپ گاڑی لیکر گئے ہیں۔

(۱) دوست کے گھر (۲) گھر کے آس پاس

(۳) اپنے بوائے فرینڈ / گرل فرینڈ کے گھر تک

کیسا جناب؟ فرمائیے آپ نے دیکھا کہ شیطان جب کھل کر سامنے آتا ہے تو وہ انسان کے جسم میں سرایت کر کے کیسے کام کرواتا ہے۔ تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ روشن خیالی کتنی روشن ہے؟ یورپ لوز جملہ یہود، ہنود و

نصاریٰ جس طرح جنسیات اور نشے کے گندے گٹروں میں زندگی گزار رہے ہیں اور جب غیر فطری طریقے سے جسم جواب دے جاتا ہے۔ تو پھر باؤلے کتے کی طرح ہلکان ہو کر مرتے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ پھر مرتے وقت تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام ایک نور ہے اور ہم گندگی اور ظلمتوں میں گرے رہے کاش ہمیں موت مہلت دے اور ہم اسلام کی طرف مائل ہوں۔ لیکن افسوس کہ پھر ان کی آواز کو دبا دیا جاتا ہے۔ تاکہ باقی شکار فائدہ نہ اٹھا جائیں۔ امریکہ اور یورپ میں حرام زدگی پورے عروج پر ہے انسانیت کے نام وہ ایک بدنما داغ ہیں اور وہ اسلام اور پوری انسانیت کو ہلاکت کی اس ڈگر پر لانا چاہتا ہے۔ اور اسے روشن خیالی کا نام دیتا ہے۔ مسلمان طلباء و طالبات واساتذہ حالت کی نزاکت کو محسوس کریں۔ یہ ملت کی ہی نہیں بلکہ یہ ان کی بھی یکساں تباہی ہے۔ اسلام کائنات کا عظیم اور روشن خیال مذہب ہے وہ اخلاقی اقدار کے ساتھ ساتھ سائنسی علوم کے حصول اور تحقیق کی دعوت دیتا ہے۔ لیکن وہ بے پردگی، بے حیائی اور ظلمت و ظلم سے روکتا ہے۔ یورپ نے یہ سائنسی کلچر اسلام سے مستعار لیا ہے۔ لہذا پوری قوم کو اس شیطانی مہم کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن کر اپنی غیرت و حمیت کا ثبوت دینا چاہیے۔

جامعہ اُثریہ للبنات جہلم کا سالانہ اجتماع برائے خواتین

جامعہ اُثریہ للبنات (اُثریہ چوک) مشین محلہ نمبر 1 جہلم کا 27 واں سالانہ اجتماع برائے خواتین مورخہ 17 اپریل بروز اتوار صبح 8 بجے سے شام 6 بجے تک منعقد ہوا۔ اس اجتماع کی پہلی نشست میں جامعہ اُثریہ للبنات کی طالبات کے مابین اردو، پنجابی میں مباحثہ، عربی اور انگریزی میں انعامی تقریری مقابلہ ہوا۔ نیز شعبہ حفظ القرآن الکریم کی طالبات کے مابین حفظ قرآن کریم کا مقابلہ بھی ہوا۔ علاوہ ازیں ملک بھر سے معروف مبلغات نے مختلف موضوعات پر قرآن و حدیث کی روشنی میں خطاب کیا اور اس اجتماع میں ملک بھر سے خواتین نے شرکت کی۔

پروگرام کے آخر میں جامعہ سے فارغ ہونے والی طالبات میں اسناد اور وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کے سالانہ امتحان میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والی خوش نصیب طالبات میں انعامات مکتب الدعوۃ اسلام آباد کے ڈائریکٹر محمد بن سعد الدوسری کی اہلیہ نے تقسیم فرمائے۔